Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۲

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ

المصلح

قیمت ۱ آنہ

جمعہ

۱۹ صفر المظفر ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر - عبد القادر بی - اے

جلد ۶ | ۳۰ اخاء ۱۳۳۲ھ - ۳۰ اکتوبر ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۷۷

بھارت کے مسلمانوں کیلئے سرکاری ملازمتوں کا دروازہ قریباً بند ہے

(اسٹریلیا)

نئی دہلی ۲۹ اکتوبر۔ بھارت کی پرجا سوشلسٹ پارٹی کے لیڈر مسٹر رام منوہر لوہیا نے ایک انتخابی جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا بھارت میں مسلمانوں کے سرکاری ملازمتوں کا دروازہ قریباً بند ہے۔ اور انہیں ہر جگہ تنگ و شبہ کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ آپ نے کہا کہ اکثریت کی اس تنگ دلی کی وجہ سے مسلمانوں میں بہت بے چینی پائی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ جنگ کی صورت میں یہاں کے مسلمانوں سے بھارتی وفاداری کی توقع بہت کم کی جاسکتی ہے۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۲۶ اکتوبر۔ (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت تا حال ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ عاجلہ کے لئے التزام سے دعا جاری رکھیں۔

جنوبی افریقہ نے گول میز کانفرنس

میں شرکت مشروط طور پر منظور کرلی

کیپ ٹاؤن ۲۹ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جنوبی افریقہ نے نسلی امتیازات کے سوال پر پاکستان اور بھارت کے ساتھ دکی گول میز کانفرنس میں شرکت اس شرط کے ساتھ منظور کرلی ہے کہ مجوزہ کانفرنس کے انعقاد تک نسلی امتیاز کے موجودہ قوانین پر عمل درآمد کو روکنے کا مطالبہ واپس لے لیا جائے۔

مجلس دستور ساز نے ہدایتی اصولوں کو چند ترمیموں کے ساتھ منظور کرلیا

بنیادی اصولوں کی رپورٹ کے تیسرے باب پر بحث کا آغاز

کراچی ۲۹ اکتوبر۔ مجلس دستور ساز آج بھی بنیادی اصولوں کی رپورٹ پر غور کرتی رہی۔ آج سرکاری پالیسی کے ہدایتی اصولوں کو چند ترمیموں کے ساتھ منظور کرلیا گیا۔ ایوان نے رپورٹ میں بیان کردہ دو اصولوں کو حذف کرنے دو کو ملا کر ایک بنانے اور چار نئے اصول شامل کرنے کا فیصلہ کیا۔ اب ایوان نے رپورٹ کے تیسرے باب پر بحث شروع کردی ہے۔ اس باب میں وہ طریق بیان کئے گئے ہیں۔ جن کے ذریعہ کوئی قانون قرآن مجید اور سنت نبویؐ کے خلاف نہ بنایا جاسکے۔ آج ایوان نے جو ترمیمیں منظور کیں۔ ان میں سے ایک کے ذریعہ حکومت کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور ان کے گریڈوں پر نظر ثانی کرے۔ ایک اور ترمیم کے ذریعے حکومت کو بین الاقوامی امن کے استحکام اور تنازعات کو ثالثی کے ذریعہ طے کرانے کی ساعی میں سرگرم حصہ لینے کی ہدایت کی گئی ہے یہ ترمیم ایوان نے مسترد کردی۔ کہ حکومت کسی شخص کو مقدمہ چلائے بغیر نظر بند نہیں کرسکتی۔

پاکستانی قرارداد کے تحت اسرائیل نے دریائے اردن کے منصوبے کا کام بند کردیا

سلامتی کونسل میں چودھری محمد ظفر اللہ خاں کی تقریر

تل ابیب ۲۹ اکتوبر۔ حکومت اسرائیل نے کل اردن دریا کے یہودی منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کا کام بند کردیا۔ اس سے قبل سلامتی کونسل میں اسرائیل کے نمائندے نے وزیر خارجہ پاکستان چودھری محمد ظفر اللہ خاں کی طرف سے ایک قرارداد پیش ہونے پر اعلان کیا تھا۔ کہ اگر کام بند کردینے سے مسئلہ زیر بحث کو سمجھنے اور اس پر غور کرنے میں سہولت پیدا ہوسکتی ہے۔ تو ان دریں حالات کہ اس وقت سلامتی کونسل اس مسئلے پر غور کر رہی ہے۔ حکومت اسرائیل نہر کی تعمیر کا کام فی الحال بند کردینے کے لئے تیار ہے۔ صدر سلامتی کونسل کی درخواست پر چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے اس بارے میں ایک قرارداد پیش کی تھی۔ جس کا متن درج ذیل ہے:-

”سلامتی کونسل صلح کمیشن کے افسر اعلیٰ کی رپورٹ سننے کے بعد اس نتیجے پر پہنچی ہے۔ کہ اگر حکومت اسرائیل صلح کمیشن کے افسر اعلیٰ کی اس درخواست پر عملدرآمد کردے۔ جو اس نے ۲۳ ستمبر کو کی تھی۔ تو اس سے مسئلہ زیر بحث پر غور کرنے میں کونسل کے لئے بہت سہولت پیدا ہوسکتی ہے۔ کونسل حکومت اسرائیل سے درخواست کرتی ہے۔ کہ اس وقت کے لئے جب تک کہ یہ مسئلہ سلامتی کونسل میں زیر بحث ہے۔ وہ غیر فوجی علاقے میں متعلقہ حکام کے ذریعہ تعمیر کے اس کام کو بند کرادے۔ جو ۲ ستمبر ۱۹۵۳ء کو شروع کیا گیا تھا۔“

پاکستان کے اس ریزولیوشن کی وضاحت کرتے ہوئے چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے کہا۔ میں نے ارادتاً قرارداد کو [illegible] کی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہ لیا جائے۔ کہ سلامتی کونسل نے مسئلہ زیر بحث کے بارے میں کوئی خاص پوزیشن یا نظریہ قائم کرلیا ہے۔ آپ نے مزید کہا۔ ”یہودی منصوبے“ کے اثرات اس اعتبار سے جاری رہنے والے ہیں۔ کہ اگر کام جاری رہا۔ تو اس سے جو نقصان ہوگا۔ وہ مستقل نوعیت اختیار کرسکتا ہے۔ کیونکہ وہ متعلقہ لوگ جن کی اس پر زد پڑتی ہے۔ اور جو متوقع نقصان سے خوف زدہ ہیں۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ خود ہی کوئی اقدام کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ ایسی صورت حال کا امکان ختم کرنے کے لئے بہتر یہی ہوگا کہ قرارداد میں جس طریق عمل کی سفارش کی گئی ہے۔ اس پر فوراً عمل کیا جائے۔

دس روز میں ایک کروڑ ۸ لاکھ روپے آمد ہوئی

کراچی ۲۹ اکتوبر۔ ۳۰ اکتوبر کو ختم ہونے والے دس روز میں پاکستان ریلوے کو ایک کروڑ ۸ لاکھ روپے کی آمد ہوئی۔ یکم اپریل ۱۹۵۳ء سے اب تک ریلوے کو مجموعی آمد ہوئی ہے۔ وہ ۲۳ کروڑ ۷۰ لاکھ روپے کے لگ بھگ ہے۔

[illegible]

عرب ممالک اسرائیل سے براہ راست کوئی بات چیت نہیں کریں گے

بغداد ۲۹ اکتوبر۔ عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی نے پچھلے دنوں جو اہم فیصلے کئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ان میں یہ فیصلہ بھی شامل تھا۔ کہ حکومت اسرائیل سے براہ راست کسی قسم کی گفت و شنید نہیں کی جائیگی۔ عراق کے وزیر اعظم فاضل جمالی نے کل شاہ فیصل سے ملاقات کی اور شاہ کو سیاسی کمیٹی کے فیصلوں سے مطلع کیا۔ ان فیصلوں کی نوعیت کے متعلق ابھی تک سرکاری طور پر کوئی اعلان نہیں ہوا ہے۔ تاہم باخبر حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ ان میں اسرائیل کے ساتھ صلح کرنے کے لئے براہ راست بات چیت نہ کرنے کا فیصلہ ضرور شامل ہے۔ اور یہ کہ اس فیصلے سے برطانیہ اور امریکہ کے سفیروں کو بھی اطلاع دے دی گئی ہے۔

مغربی ممالک کے اخبار نویس ”کریملن“ میں

ماسکو ۲۹ اکتوبر۔ مغربی ممالک کے پانچ اخباری نامہ نگاروں نے جو آجکل روس کے پریس ڈیپارٹمنٹ کی دعوت پر یہاں آئے ہوئے ہیں۔ کل کریملن کے علاقے کو اندر سے دیکھا۔ انہیں وہاں زار روس کے پرائیویٹ محلات دکھائے گئے۔ علاوہ ازیں انہوں نے سپریم کورٹ چیمبر اور وہ میوزیم بھی دیکھے۔

ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب پاکستان آنے کیلئے بورنیو سے روانہ ہوگئے

جیسلٹن بورنیو ۲۷ اکتوبر (بذریعہ ڈاک) مبلغ بورنیو مکرم مرزا محمد ادریس صاحب مطلع فرماتے ہیں۔ کہ مکرم جناب ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب مع اہل و عیال مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۳ء کو بورنیو سے بذریعہ بحری جہاز پاکستان روانہ ہوگئے ہیں۔ مکرم ڈاکٹر صاحب بورنیو میں علاوہ نجی مصروفیات کے نہایت سرگرمی سے تبلیغ اسلام کا فریضہ بھی ادا کرتے رہے ہیں۔ نیز آپ کی اہلیہ محترمہ نے بھی احمدی مستورات کی تعلیم و تربیت کے سلسلے میں وہاں قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے خاندان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ احباب ڈاکٹر صاحب موصوف کے بخیر و عافیت منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔

ڈاکٹر مصدق کے خلاف مقدمے کی سماعت

طہران ۲۹ اکتوبر۔ ایران کے معزول شدہ وزیر اعظم ڈاکٹر محمد مصدق کے خلاف مقدمے کی سماعت اگلے ہفتہ کے اواخر میں شروع ہوگی۔ وکیل استغاثہ بریگیڈیئر جنرل حسین آزمودہ نے کل بتایا۔ کہ غالباً ڈاکٹر مصدق کے وکلاء اس جمعرات تک بتا دیں گے۔ کہ انہوں نے اپنا مقدمہ تیار کرلیا ہے۔ اور اب وہ عدالت میں پیش ہونے کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا۔ ان کی طرف سے اطلاع موصول ہونے پر دوسرے روز عدالت کا ایک ابتدائی اجلاس ہوگا۔ جس میں فیصلہ کیا جائیگا۔ کہ باقاعدہ سماعت کب شروع ہو۔ سماعت کے لئے غالباً چھ سات روز بعد کی تاریخ مقرر کی جائیگی۔ ایک اور اطلاع میں بتایا گیا ہے۔ کہ ڈاکٹر مصدق کے وکلاء نے اعلان کردیا ہے۔ کہ وہ صفائی پیش کرنے کے لئے بالکل تیار ہیں۔

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے انجمن پریس (لاہور) میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کی۔

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۳۰ اخاء ۱۳۳۲ھش

اس صورتِ حال کا سبب کیا ہے؟

"المصلح" کی ایک گزشتہ اشاعت میں ہم نے "سان فرانسسکو کرانیکل" سے ڈاکٹر آئی ایچ لیوٹ کے مضمون کا ایک اقتباس نقل کیا تھا۔ جس میں انہوں نے اس امر پر زور دیا تھا کہ آج ہتھیاروں کی بڑھتی ہوئی ہلاکت خیزی کی بدولت محاذِ جنگ کا تصور اس قدر وسیع ہو گیا ہے۔ کہ دنیا کا کوئی شہر کوئی قصبہ اور کوئی گاؤں اس کی حدود سے باہر نہیں کہلا سکتا بلکہ یہ کہنا بجا ہوگا۔ کہ آج ہر شہر اور شہر کی ہر گلی بذاتِ خود ایک میدانِ کارزار کا درجہ رکھتی ہے۔ چنانچہ اس ہولناک صورتِ حال کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے لکھا تھا کہ دنیا کا ایک ایک متنفس دشمن کی بندوقوں۔ توپوں۔ اور دیگر ہلاکت خیز ہتھیاروں کی زد میں ہے اگر جنگ کی آگ بھڑکی۔ تو چند لمحوں میں لکھوکھا انسان موت کے گھاٹ اتر جائیں گے۔ ہماری زندگی کی مثال اس طرح ہے کہ گویا ہم ایک ایسی یکطرفہ گلی میں چلے جا رہے ہیں۔ کہ جو آگے جا کر بند ہو جاتی ہے۔ اور جس کے اختتام پر ہلاکت اور نیستی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ الغرض ایک ہولناک صورتِ حال ہے۔ جو ہر آن آنکھوں کے سامنے گھوم رہی ہے۔ اور اس سے کوئی ایسی قوت یا حرکت ہی بچا سکتی ہے۔ کہ جو انسانی جدوجہد سے بالا ہو۔

ڈاکٹر لیوٹ نے جس ہولناک صورتِ حال سے دنیا کو خبردار کیا ہے۔ وہ ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کرتی ہے۔ کہ آخر کیا وجہ ہے کہ انسان عقل و شعور رکھنے کے باوجود اس درجہ دہشت و بربریت پر اتر آیا ہے۔ اور اس کی نگاہ سے خیر و شر۔ معصوم و غیر معصوم اور مجرم و غیر مجرم کی تمیز یکسر اٹھ گئی ہے یہی سبب ہے کہ آج جنگی اعتبار سے فوجی اور غیر فوجی میں تمیز نہیں کی جاتی۔ اور بے قصور شہریوں پر جن میں عورتیں بوڑھے اور معصوم بچے بھی شامل ہوتے ہیں اچانک بم گرا کر نہایت بے دردی سے تہ تیغ کر دیا جاتا ہے۔ ستم بالائے ستم ایٹم بم کا وجود ہے۔ جو بلائے بے درماں سے کسی صورت کم نہیں۔ اس کی مدد سے سینکڑوں میل کے علاقے میں نہ صرف انسانوں کو بلکہ تمام ذی روح اجسام کو نیستی کا شکار بنایا جا سکتا ہے۔ آخر پچھلی جنگ عظیم میں اس کی بدولت دیکھتے ہی دیکھتے ہیروشیما اور ناگاساکا کے جزیروں کو دو عظیم قبروں میں تبدیل کر دیا گیا۔ بے گناہ عورتیں معصوم بچے اور نحیف و لاغر بوڑھے ہزاروں کی تعداد میں یوں موت کی نیند سلا دیئے گئے۔ کہ گویا وہ کبھی زندہ ہی نہ تھے۔ اندریں حالات اس سوال کا کہ اس نیلگوں آسمان کے نیچے یہ کیا ہو رہا ہے اور کیوں ہو رہا ہے ہر شخص کے دل میں پیدا ہونا ضروری ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آج یہ سوال ہر ایک کے لئے ذہنی طور پر الجھن اور پریشانی کا باعث بنا ہوا ہے؟

اگر غور سے دیکھا جائے تو اس کی بجز اس کے اور کوئی وجہ نہیں کہ مغربی تہذیب میں یہ مہلک نظریہ قائم کر لیا گیا ہے کہ اخلاق کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ اس کا واسطہ صرف اور صرف افراد سے ہے۔ جب سیاست اور اس کے زیر اثر حکومت اخلاق کی قید سے آزاد ہو گئی۔ تو اس بے لگام سیاست نے ایسے فریب دھوکہ دہی اور قتل و غارت گری کے وہ وہ نئے پہلو ایجاد کئے کہ دنیا کا چپہ چپہ انسانی خون سے سیراب ہو کر رہ گیا۔ اور بالآخر نوبت یہاں تک پہنچی کہ آج ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم وغیرہ کی ایجادات کی بدولت نہ صرف کسی متنفس کی جان محفوظ نہیں ہے۔ بلکہ اندیشہ یہ ہے کہ کہیں یہ کرۂ ارض ہی بھسم ہو کر نہ رہ جائے۔

اخلاق کی قید اڑا کر سیاست کو بے لگام کرنے کی ذمہ داری ان مغربی فلسفیوں پر عائد ہوتی ہے۔ جنہوں نے آج سے کئی صدیاں پیشتر انسانی زندگی اور اس میں خیر و شر کے تصور کو خالص مادی نقطۂ نگاہ سے پرکھا۔ اور اسی کے زیر اثر زندگی کے تمام نظام کو بدل ڈالا۔ یہی وجہ ہے کہ آج مغربی تہذیب کے زیر سایہ پرورش پانے والی حکومتیں اپنے آپ کو اخلاق کی پابندی سے بالکل آزاد خیال کرتی ہیں۔ اور مطلب براری کے لئے جو جی میں آئے کر گزرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتیں۔

ذیل میں ہم مغربی مفکرین اور سیاستیین کے بعض حوالے نقل کرتے ہیں۔ جن سے یہ واضح ہو جائے گا۔ کہ ان کے نزدیک سیاست کا اخلاقیات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

(۱) "مملکت کے خیر و شر کا تصور افراد کے تصورِ خیر و شر سے مختلف ہوتا ہے۔ مملکت کا وجود غیر مرئی حقیقت پر مبنی نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ مادی ہیئت اور واقعاتی حقیقت سے تعلق رکھتی ہے۔ اسی لئے جہاں تک امورِ سلطنت کی انجام دہی کا تعلق ہے اس میں حقیقت الامر کے طور پر اس کی اس مادی حیثیت کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے نہ کہ ان عام نظریات کو جو اخلاقی احکامات کی تعریف میں آتے ہیں"

(ڈبلیو ایف ہیگل)

(۲) "ایک حکمران کو فتوحات کرنے اور مملکت کو برقرار رکھنے کی فکر رکھنی چاہیئے۔ رہے ذرائع تو دنیا ہمیشہ ان کی تعریف ہی کرے گی۔ اور ان فتوحات کے طفیل پر وہ ہر دلعزیز بنا رہے گا۔" (Nicolo Machiavelli)

(۳) "سیاست میں ایسی کوئی چیز نہیں ہوتی۔ جسے ہم جرم سے تعبیر کر سکیں۔ ہاں غلطیاں ہو سکتی ہیں۔ جہاں تک خارجہ پالیسی متعین کرنے کا سوال ہے۔ اس میں اس نظریہ سے بہتر اور کوئی اصول نہیں ہو سکتا۔ کہ کیا یہ چیز ہماری قوم کے لئے بہتر ہے۔ یا آئندہ چلکر بہتر ثابت ہو سکتی ہے یا یہ کہ اسکو اختیار کرنا مفید ثابت ہوگا" (لارڈ ایلن بری) (ایڈ العف ٹیلر)

(۴) "ایک قوم کی حیثیت سے ہماری تربیت ہی اس طرح کی گئی ہے۔ کہ جھوٹ سے ہمیں سخت ندامت ہوتی ہے۔ ہم بار بار یہی اعلان کرتے رہتے ہیں کہ دیانتداری سب سے بہتر حکمت عملی ہے اور کہ انجام کار حق کو ہی فتح ہوتی ہے۔ لیکن ان جذبات کی حیثیت اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ کہ یہ کتابوں کی زینت بنے رہیں۔ اور اگر کوئی شخص ان پر عمل بھی کرتا ہے۔ تو پھر وہ اپنی تلوار کو بے نیام کرنے کا خیال بھی دل میں نہ لائے"

(برٹش ملٹری مینوئل)

ان حوالہ جات سے ظاہر ہے کہ مغربی مفکرین سیاست اور اخلاق کو دو متضاد چیزیں تصور کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک یہ امر محال ہے کہ آدمی سیاسی امور میں اخلاق فاضلہ پر بھی کاربند رہ سکتا ہے۔ یا یہ کہ اخلاق فاضلہ کی قیود کو لازم پکڑنے والے کبھی کامیاب سیاستدان بن سکتے ہیں۔ ان کے اپنے نظریئے کے مطابق یہ اجتماع ضدین کبھی ممکن ہی نہیں۔ حالانکہ سارا فساد سیاست اور اخلاق کے درمیان فصل اور بُعد کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ یہ سیاست کو اخلاق سے یکسر علیحدہ کرنے ہی کا نتیجہ ہے۔ کہ آج دنیا میں ظلم و تشدد کا دور دورہ ہے۔ اور انسانیت بہیمیت میں تبدیل ہو کر رہ گئی ہے جب یہ تسلیم کر لیا گیا۔ کہ سیاست میں مفاد اور مصلحت کے تقاضوں کو پورا کرنا ہی "اخلاق" ہے۔ تو بڑے سے بڑا ظلم بھی جو مفاد اور مصلحت کے نام پر روا رکھا گیا۔ نہ صرف جائز کہلایا۔ بلکہ ظلم و استبداد کے علمبرداروں نے اسے عین اخلاق قرار دیا۔ میدانِ جنگ کو وسیع کرکے شہر و دیہات کو اس میں شامل کر لیا گیا۔ تو یہ بھی ان کے نزدیک اخلاق ہی کا مظاہرہ تھا۔ راتوں کی تاریکی میں سوئی ہوئی مخلوق پر جب اچانک بم برسائے گئے۔ اور لوگ بستروں میں سوتے کے سوتے رہ گئے۔ تو کہنے والوں نے یہی کہا۔ کہ مرحبا! ہوا بازوں نے بڑا مقدس فرض سر انجام دیا۔ الغرض جوں جوں ہتھیاروں کی ہلاکت خیزی میں اضافہ ہوتا رہا۔ جنگوں کے ضابطۂ اخلاق میں بھی اسی نسبت سے تبدیلی ہوتی چلی گئی۔ حتیٰ کہ جب ہیروشیما اور ناگاساکی کی آبادی پر ایٹم بم گرایا گیا۔ تو ایٹم بم گرانے والوں نے اپنے دل میں کوئی ندامت محسوس نہیں کی۔ اور اس بات کا انہیں قطعاً احساس نہیں ہوا۔ کہ ان سے کوئی خلافِ اخلاق یا خلافِ انسانیت فعل سرزد ہوا ہے۔

کہنے کو یہ معمولی بات ہے۔ کہ سیاست اور اخلاق کا دائرہ الگ الگ ہے۔ لیکن اس بے ضرر سے جملے نے جو نقصان پہنچایا ہے۔ اس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ آج ہزار دو ہزار یا لاکھ دو لاکھ افراد نہیں بلکہ دنیا کی کل آبادی سیاست اور اخلاق کی غیر فطری تفریق کی بدولت تباہی و بربادی کے کنارے آ لگی ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب یہ دنیا کا انہدام ہوا چاہتا ہے۔ جب تک یہ تفریق دور نہ ہو گی۔ اور سیاست و اخلاق کے درمیان جو خلیج ڈالدی گئی ہے۔ جب تک اسے پاٹا نہ جائے گا۔ اس وقت تک یہ عظیم خطرہ جو بیک وقت تمام انسانیت کو لاحق ہے کبھی دور نہ ہو گا۔

چندہ جات کی رقمیں ہر ماہ کی بیس تاریخ تک مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں

نظارت بیت المال کی طرف سے یہ مستقل ہدایت ہے۔ کہ ہر ماہ چندہ بیس تاریخ تک ربوہ پہنچ جائے۔ مگر بعض جماعتیں اس ہدایت کی طرف کماحقہ توجہ نہیں فرماتیں۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہٰذا عہدیداران مال کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ اس ہدایت کی پابندی فرمائیں۔ اور تمام رقوم مرکزی ہر ماہ کی بیس تک مرکز میں بھجوا دیا کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظر بیت المال ربوہ)

حیاتِ آخرت کے متعلق ایک اہم سوال اور اس کا جواب

اخروی زندگی کا پہلا مرحلہ عالم برزخ ہے

(از مکرم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ایک اعتراض کا جواب

آجکل یورپ و امریکہ میں جو مردے (بظاہر) دوبارہ زندہ کئے گئے ہیں۔ جب ان سے کہا گیا کہ وہ موت کے بعد پیش آنے والے حالات بیان کریں۔ تو وہ کچھ بیان نہ کر سکے۔ سوائے اس کے کہ وہ سونے کے بعد جاگ اٹھے ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ موت کے بعد کچھ نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ نتیجہ غلط محض ہے۔ کیونکہ اسلامی تعلیم کی رو سے موت کے بعد ایک اور عالم ہے۔ جس کا نام عالم برزخ ہے۔ اسلامی اصول کی فلاسفی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"اس جگہ واضح رہے کہ قرآنی تعلیم کی رو سے تین عالم ثابت ہوتے ہیں۔ اول دنیا جس کا نام عالم کسب اور نشاۃ اولیٰ ہے۔ اس دنیا میں انسان اکتساب نیکی یا بدی کرتا ہے۔ اور اگرچہ عالم بعث میں نیکوں کے واسطے ترقیات ہیں۔ مگر وہ محض خدا کے فضل سے ہیں۔ انسان کے کسب کو ان میں دخل نہیں۔ اور دوسرے عالم کا نام برزخ ہے۔ اصل لفظ برزخ لغت عرب میں اس چیز کو کہتے ہیں۔ کہ جو دو چیزوں کے درمیان واقع ہو۔ سو چونکہ یہ زمانہ عالم بعث اور عالم نشاۃ اولیٰ میں واقع ہے۔ اس لئے اس کا نام برزخ ہے۔ ..... سو برزخ عربی لفظ ہے۔ جو مرکب ہے زخ اور بر سے۔ جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ طریق کسب اعمال ختم ہو گیا۔ اور ایک مخفی حالت میں پڑ گیا۔ برزخ کی حالت وہ حالت ہے۔ جب یہ ناپائیدار ترکیب انسانی تفرق پذیر ہو جاتی ہے۔ اور روح الگ اور جسم الگ ہو جاتا ہے۔ اور جیسا کہ دیکھا گیا ہے۔ کہ جسم کسی گڑھے میں ڈال دیا جاتا ہے۔ اور روح بھی ایک قسم کے گڑھے میں پڑ جاتی ہے۔ جس پر لفظ زخ کا دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ وہ افعال کسب خیر یا شر پر قادر نہیں ہو سکتے۔ کہ جو جسم کے تعلقات سے اس سے صادر ہو سکتے ہیں۔"

اگرچہ موت کے بعد عالم برزخ میں انسان کا اتصال عالم ملکوت کے ساتھ معاً ہو جاتا ہے۔ لیکن اس کے متعلق شعور و ادراک کے لئے ایک عرصہ درکار ہے۔ جیسا کہ رحم مادر سے باہر آنے پر ایک نوزائیدہ بچے کے لئے اپنے ماحول کے متعلق شعور و ادراک اور احساس کے لئے ایک عرصہ درکار ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ یہ عرصہ بعض کے لئے کم اور بعض کے لئے زیادہ ہوتا ہے۔ خود حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے متعلق تین دن کا اندازہ بتایا ہے۔ پس یہ کہنا کہ چند گھنٹے (بظاہر) مردہ رہ کر دوبارہ زندہ ہونے والے انسان کو عالم آخرت کا ادراک ہو جانا چاہیئے۔ ویسا ہی احمقانہ و جاہلانہ قول ہے۔ جیسا کہ ایک نوزائیدہ بچے سے یہ کہنا کہ وہ رحم مادر کی زندگی کے متعلق جو وہ گذار چکا ہے۔ حالات بیان کرے۔ یا جس نئے عالم میں کہ وہ آگیا ہے۔ اس کے حالات کے متعلق معاً اپنے احساسات بیان کرنا شروع کر دے۔ پس اگر یورپ کے وہ لوگ جو کچھ دیر مردہ رہ کر پھر زندہ ہو جانے پر حیات آخرت کے متعلق کچھ بیان نہیں کر سکے۔ تو اس سے یہ استدلال درست نہیں ہو سکتا۔ کہ حیات آخرت کا وجود ہی نہیں۔ اس سے زیادہ سے زیادہ یہ استدلال کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ شخص جس پر یہ عارضی موت وارد ہوئی ہے۔ عالم بعث سے اس کا اتصال ہی ابھی قائم نہیں ہوا۔ پھر اس کا حیات آخرت کے واقعات سے آگاہ ہو کر لوگوں کو اس بارے میں کچھ بتا سکنا کیا معنی؟

اسلامی تعلیم کی رو سے تو موت کے بعد انسان عالم برزخ میں ہوتا ہے۔ جو تعطل کی حالت ہے۔ اور وہ حیات آخرت سے آشنا ہونے کے لئے ان دو نفخوں کا محتاج ہوتا ہے۔ جن کا ذکر ان الفاظ الٰہی میں وارد ہوا ہے۔

قیامت کا مفہوم

بل اللہ فاعبد وکن من الشاکرین وما قدروا اللہ حق قدرہ والارض جمیعاً قبضتہ یوم القیامۃ والسمٰوات مطویٰت بیمینہ سبحانہ وتعالیٰ عما یشرکون ونفخ فی الصور فصعق من فی السمٰوات ومن فی الارض الا من شاء اللہ ۔ ثم نفخ فیہ اخریٰ فاذا ھم قیام ینظرون واشرقت الارض بنور ربھا ووضع الکتاب وجایٔ بالنبیین والشھداء وقضی بینھم بالحق وھم لا یظلمون ۔ ووفیت کل نفس ما عملت وھو اعلم بما یفعلون ... وتری الملائکۃ حافین من حول العرش یسبحون بحمد ربھم وقضی بینھم بالحق وقیل الحمد للہ رب العالمین۔

(سورۃ الزمر رکوع ۷ آیت ۸ و آیت ۶۶ تا ۷۵)

ترجمہ:- بلکہ اللہ ہی کی عبادت کر اور شکر گذاروں میں سے ہو۔ اور انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی۔ جیسی کہ کرنی چاہیئے تھی۔ اور ساری زمین قیامت کے روز اس کی مٹھی میں ہو گی۔ اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپیٹے ہوں گے۔ پاک ہے وہ ذات ان لوگوں کے شرک سے اور عالی شان ہے۔ اور جب صور پھونکا جائے گا۔ تو جو لوگ آسمان میں ہیں۔ اور زمین میں ہیں سب پر بےہوشی طاری ہو جائے گی۔ سوائے ان کے جن کے متعلق اللہ چاہے۔ پھر صور دوسری دفعہ پھونکا جائے گا۔ تو فوراً سب کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔ اور ساری زمین اپنے رب کے نور سے چمک اٹھے گی۔ اور (اعمال کی) کتاب .... رکھ دی جائے گی۔ اور انبیاء اور شہداء بلائے جائیں گے۔ اور ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائیگا۔ اور بے انصافی نہیں کی جائے گی۔ اور ہر نفس کو اس کے عمل کا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا۔ اور وہ (اللہ) خوب جانتا ہے۔ جو وہ کرتے تھے۔ اور تو ملائکہ کو دیکھے گا۔ کہ عرش کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے ہیں۔ اور اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح کر رہے ہیں۔ اور ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائیگا۔ اور کہا جائیگا۔ کہ ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے۔ جو سارے جہان کا مالک ہے۔"

مذکورہ بالا آیات میں مندرجہ ذیل پانچ باتیں بیان کی گئی ہیں:-

(۱) عبودیت سب سے بڑی نعمت ہے۔ جس سے خالق نے انسان کو نوازا ہے۔

(۲) وہ عالم جو انسانی غرض و غایت کی تکمیل کے لئے ہے۔ غیر مادی ہے۔ اور ابعاد ثلاثہ و جہات ستہ (یعنی طول و عرض و عمق اور شرق و غرب، شمال و جنوب، بلندی و پستی اور قرب و بعد) کی اعراض و حدود مکانی و زمانی سے آزاد اور آیت یوم تبدل الارض غیر الارض والسمٰوات کا مصداق ہے۔ یہ مفہوم ہے زمین کے مٹھی بھر ہونے اور آسمانوں کے لپیٹے جانے کا

(۳) وہ گھڑی جس میں روحیں اس قابل ہوں گی۔ کہ اپنے رب کا دیدار کریں۔ دو دفعہ نفخ صور کے بعد قائم ہو گی۔ اس گھڑی کا نام قیامت اس لئے ہے کہ اس دن روحیں ملائکۃ اللہ کے ساتھ کامل اتصال حاصل ہو جانے پر عالم ربودگی سے عالم ہوش میں آ کر کھڑی ہو جائیں گی۔ اور اپنے رب کو دیکھیں گی۔ سورۃ القیامۃ میں بھی اس دیدار الٰہی کا ذکر الیٰ ربھا ناظرہ کے الفاظ سے کیا گیا ہے۔ یعنی روحیں اپنے رب کا دیدار کریں گی۔

(۴) دیدار ربانی سے قبل دو قسم کا نفخ ہوگا۔ پہلے نفخ پر تمام کائنات عالم پر بےہوشی طاری ہو جائے گی۔ اور دوسرے نفخ پر قیام ینظرون کا نظارہ پیدا ہو جائے گا۔

(۵) ملائکۃ اللہ عرش کے گرداگرد مشغول تسبیح و تحمید ہوں گے۔ اور تسبیح و تحمید کا یہ مطلب ہے۔ کہ انسانی پیدائش کی غرض و غایت ملائکۃ اللہ کے توسط سے پایۂ تکمیل کو پہنچے گی۔

یہ خلاصہ ہے مذکورہ بالا آیات کا اس اسلامی تعلیم کے پیش نظر یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کہ موت کے بعد حیات آخرت کے واقعات معاً کیوں انسان پر ظاہر نہیں ہو جاتے کیونکہ اخروی زندگی کا سلسلہ تین مرحلوں پر منقسم ہے۔ پہلا مرحلہ برزخ ہے۔ جو حالت تعطل ہے۔ (باقی)

(حیات الآخرت صفحہ ۱۱۲ تا ۱۱۶)

[1] حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "برزخ کے بعد وہ زمانہ ہے۔ جس کا نام عالم بعث ہے۔ اس زمانہ میں ہر ایک روح نیک ہو یا بد۔ صالح ہو یا فاسق کھلا کھلا جسم حاصل کرے گی۔ اور یہ دن خدا کی ان پوری تجلیات کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ جس میں ہر ایک انسان اپنی بساط کے مطابق اپنے رب کی ہستی سے پورے طور پر واقف ہو جائے گا۔ اور ہر شخص اپنی جزا کے انتہائی نقطہ تک پہنچے گا۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱)

درخواست ہائے دعا

(۱) میری اہلیہ کو پرسوں رات کے تین بجے گال بلیڈر یعنی پتے میں پتھری کی وجہ سے شدید درد کا حملہ ہوا اور اسی صبح جناح سنٹرل ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا۔ جہاں سرجن نے اپریشن کے لئے مشورہ دیا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ موصوفہ کو صحت عطا فرمائے۔ (احمد جان)

(۲) میرا شیر خوار بچہ محمود احمد ایک عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب اس کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کلی صحت عطا فرمائے اور خادم دین بنائے آمین۔ (سید نذیر احمد از کراچی)

اولیاء اللہ کون ہوتے ہیں

الا اِنَّ اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

اولیاء اللہ کون ہوتے ہیں۔ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون کن کی علامت ہے؟ ایک عرصہ ہوا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے درس القرآن میں اسکی تشریح فرمائی تھی۔ اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم کا یہ ارشاد اولیاء اللہ کی تشریح کرتے ہوئے پیش فرمایا تھا:۔

من عباد اللہ عباداً یغبطہم الانبیاء والشہداء قیل من ہم یا رسول اللہ لعلنا نحبہم۔ قال ہم قوم تحابوا فی اللہ من غیر اموال ولا انساب وجوہہم نور علی منابر من نور لا یخافون اذا خاف الناس۔ ولا یحزنون اذا حزن الناس۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں۔ کہ جن پر نبی اور شہید بھی رشک کرتے ہیں۔ صحابہ رضؓ نے کہا۔ کون ہیں وہ یا رسول اللہ ہمیں بتائیے تاکہ ہم ان سے محبت کریں۔ آپ نے فرمایا۔ وہ وہ لوگ ہیں۔ جو محض اللہ تعالیٰ کی خاطر آپس میں محبت کرتے ہیں۔ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ فلاں شخص مالدار ہے یا بڑے خاندان سے ہے۔ ان کے چہرے نورانی ہوتے ہیں۔ خدا نور کے ممبروں پر انہیں کھڑا کرتا ہے۔ ان کی علامت یہ ہے۔ کہ جب لوگ خوف میں مبتلا ہوتے ہیں۔ تو وہ نڈر ہوتے ہیں۔ اور جب لوگ اپنی گذشتہ باتوں پر جزع فزع کر رہے ہوتے ہیں۔ تو ان کی ہمتیں قائم ہوتی ہیں۔

اس حدیث سے ظاہر ہے۔ کہ جو لوگ ایک مامور کے ہاتھ پر جمع ہو جاتے ہیں۔ وہ آپس میں ایک دوسرے سے دلی محبت رکھتے ہیں۔ کسی کے دولت مند ہونے یا بڑا خاندانی ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ محض اس لئے کہ وہ آپس میں دینی بھائی ہیں۔ یہ اولیاء اللہ کی پہلی علامت ہے۔ دوسری علامت یہ ہے کہ وہ دنیا کی پیش آنے والی مشکلات اور مصائب سے ڈرتے نہیں۔ اور مافات سے ان کی امنگیں ٹوٹتی نہیں۔ اور ہمتیں پست نہیں ہوتیں۔

یہ ہے اولیاء اللہ بننے کا طریق۔ کہ ان باتوں کو پیدا کیا جائے۔ آپس میں لڑائی جھگڑا نہ کیا جائے۔ کسی سے بغض نہ رکھا جائے۔ کسی قسم کا تفرقہ نہ پیدا کیا جائے۔ ایک دوسرے سے دلی محبت کی جائے۔ قطع نظر اس سے کہ وہ کون ہے۔ دولت مند اور اعلیٰ خاندان سے ہے۔ یا غریب اور معمولی درجہ کا ہے۔ پھر دنیا سے ڈرنا نہیں چاہیئے۔ اور مصائب سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔

جن لوگوں میں یہ صفات پیدا ہو جائیں۔ انہیں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ وہ اولیاء اللہ میں شامل ہو گئے ہیں۔ اور جب وہ اولیاء اللہ بن جائیں [illegible]

پھر ان کی کامیابی میں کوئی شبہ نہیں رہ جاتا۔ کیونکہ وہ لوگ جو خدا کے لئے ایک ہو جاتے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کے لئے ایک دوسرے کے ہمدرد اور خیر خواہ ہوتے ہیں۔ اور پھر پہاڑ کی طرح مصائب اور تکالیف کے مقابلہ میں جم جاتے ہیں۔ ان پر دنیا کی کوئی طاقت غالب نہیں آسکتی۔

اولیاء اللہ کی ان علامتوں کو مدنظر رکھ کر ہماری جماعت کے ہر ایک فرد کو اپنے نفس کا محاسبہ کرنا چاہیئے۔ اور دیکھنا چاہیئے۔ کہ اس میں کس حد تک یہ باتیں پائی جاتی ہیں۔ کیا وہ اپنے سارے بھائیوں سے محض اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھتا ہے۔ ان کے دکھ سکھ میں شریک ہوتا ہے۔ ضرورت کے موقع پر حتی الامکان ان کی امداد کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کسی سے کینہ اور بغض تو نہیں رکھتا۔ کوئی لڑائی جھگڑا تو پیدا نہیں کرتا۔ کسی کو اپنے ہاتھ یا اپنی زبان سے تکلیف تو نہیں پہنچاتا۔ اگر ایک طرف اس میں یہ باتیں پائی جاتی ہوں۔ اور دوسری طرف وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر مصیبت اور ہر تکلیف اٹھانے کے لئے تیار ہو۔ کوئی مشکل اسے ہراساں نہ کر سکے۔ کسی مصیبت کے وقت اس کا حوصلہ پست نہ ہو۔ اور کوئی صدمہ اسے بے دل اور مایوس نہ کر سکے۔ تو اسے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ اسے وہ درجہ حاصل ہو گیا۔ جو خدا کے محبوب بندوں اور اولیاء اللہ کا ہے۔ اور اب اس کے لئے اور نہ صرف اس کے لئے بلکہ اس کے تمام بھائیوں اور ساری جماعت کے لئے کامیابی اور کامرانی کا دروازہ کھل گیا ہے۔ جسے دنیا کی کوئی طاقت بند نہیں کر سکتی۔

ہماری جماعت کے جن احباب میں یہ باتیں پائی جائیں۔ انہیں مبارک ہو۔ اور جو اس بارے میں کمی محسوس کریں۔ انہیں جلد سے جلد اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ دین و دنیا کی کامیابی انہیں حاصل ہو جائے۔ اور ہم خدا تعالیٰ کے منشاء اور ارادہ کو دنیا میں پورا کرنے والے بنیں۔

نیکی اور اخلاق حسنہ کو ملک میں پھیلائے بغیر

کبھی "اسلامی دستور" کامیاب نہیں ہو سکتا

(از نذیر حسین صاحب فاروقی)

مسلمانوں کا یہ مطالبہ بالکل صحیح ہے کہ پاکستان کا دستور اسلامی ہونا چاہیئے۔ بلکہ یہ خواہش بھی حق بجانب ہے۔ کہ اس ملک میں خلفائے راشدین رضؓ کے بابرکت دور کو واپس لایا جائے۔ لیکن وہ بابرکت دور کیونکر واپس لایا جا سکتا ہے۔ اور دستور صحیح اسلامی کیونکر بن سکتا ہے۔ اس پر کسی نے آج تک ٹھنڈے دل سے غور نہیں کیا۔ سیاسی لیڈر تو عوام میں اپنی ساکھ اونچی کرنے کے لئے جا و بے جا مذہب کے نام کو استعمال کیا ہی کرتے ہیں۔ آج کل کے دور میں مذہبی حلقوں نے بھی جن میں بعض علماء اور ان کے عقیدت مند شامل ہیں۔ یہی شیوہ اختیار کر لیا ہے۔ حالانکہ ان سے کبھی یہ توقع نہ ہو سکتی تھی۔ کہ وہ اپنی ساکھ کو بلند کرنے کی غرض سے اور اپنے مخالفین کو گرانے کے لئے عامیانہ روش اختیار کر لیں گے۔ اور دین کی حقیقی ضروریات اور ملت کے بنیادی تقاضوں سے غافل ہو جائیں گے۔

خلفائے راشدین رضؓ کے مقدس دور میں معاشرہ وہ تھا جسے خدا کے سب سے بڑے پیغمبرؐ نے مرتب کیا تھا۔ اور اس بابرکت زمانے میں اس کرۂ ارضی کی پشت پر ایسے مسلمان آباد تھے۔ جن سے بہتر تو کیا ان کے برابر اہلیت رکھنے والے مسلمان بھی اس کے بعد آج تک پیدا نہیں ہوئے۔ اس دور کو واپس لانے کا طریقہ صرف یہی ہے۔ کہ موجودہ معاشرے کو انہی پرانی اقدار اخلاق کا پابند بنایا جائے۔ جو اللہ اور رسولؐ نے قائم کی تھیں۔ اور جن کو ہزار گردشیں بھی تبدیل نہیں کر سکتیں۔ کیا آج کل کے دور میں اس پرانے مقدس دور کی کوئی ایک بات بھی باقی ہے؟ قرآن حکیم موجود ہے۔ حدیث و سنت کا خزینہ ہدایت موجود ہے۔ ہزاروں اہل اللہ کے حالات و ملفوظات موجود ہیں۔ لیکن عمل مفقود ہے۔ عقائد و اعمال کی گمراہیوں سے کوئی طبقہ محفوظ نہیں۔ یہاں تک کہ دنیاوی قوانین و تعزیرات بھی موجود ہیں۔ لیکن معاشرے کی یہ کیفیت ہے۔ کہ نہ صرف عبادات میں غفلت عام ہے۔ بلکہ معاملات میں بھی پرلے درجے کی بیباکی اور بددیانتی راہ پا چکی ہے۔ تاجر چور بازاری کر رہے ہیں۔ عمال حکومت دھڑلے سے رشوت کھا رہے ہیں۔ عدالتوں میں بلا تامل جھوٹی شہادتیں دی جا رہی ہیں۔ جھوٹ۔ دغا۔ فریب حق کشی اور حرام خوری کا طوفان برپا ہے۔ شراب خوری سیاہ کاری روز افزوں ہے۔ سینما بینی اور راگ رنگ کا شوق بچے سے لیکر بوڑھے تک کو لاحق ہے۔ سوال یہ ہے۔ کہ جب قرآن۔ حدیث سوانح صالحین۔ دنیوی قوانین و تعزیرات کے باوجود معاشرہ فسق و فجور کی گہرائیوں میں غرق ہوتا چلا جا رہا ہے۔ تو دستور اسلامی میں وہ کونسا جادو پوشیدہ ہے۔ کہ اس کے نافذ ہوتے ہی ساری ملت کی قلب ماہیت ہو جائیگی۔ اور خلفائے راشدین رضؓ کا دور واپس آ جائے گا؟

ضرورت تو اس امر کی تھی کہ حصول آزادی اور قیام پاکستان کے بعد ہمارے اکابر علماء ہمارے رہنما ہمارے تعلیم یافتہ لوگ سب اس سعی و اہتمام میں مصروف ہو جاتے۔ کہ مسلمانوں میں خوف خدا پیدا ہو۔ وہ دین سے زیادہ وابستہ ہو جائیں۔ وہ اخلاق و اعمال میں سچے مسلمان بننے کی کوشش کریں۔ ہمارے سررشتہ ہائے تعلیم ہمارے پرائیویٹ تعلیمی اور مذہبی ادارے۔ ہمارے قائد ہمارے خدام قومی اور ہمارے اخبارات صرف اسی نصب العین کو اختیار کر لیتے۔ کہ مسلمانوں میں اتحاد اور نیکی پھیلائی جائے۔ کیونکہ ایک صالح معاشرہ پیدا کرنے کا یہی ایک طریقہ تھا۔ لیکن اس کے بجائے ایک دوسرے کی تکفیر کا ہنگامہ گرم کیا گیا۔ ایک دوسرے کو مذہب کا دشمن اور اسلام کا غدار بنایا گیا۔ اور سیاسی مقاصد کی خاطر تمام بنیادی مصالح ملی کو طاق نسیاں پر رکھ دیا گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ پاکستان کی اخلاق و دیانت کی قوتیں روز بروز کمزور ہوتی جاتی ہیں۔ اور خدا جانے خرابی کی یہ رفتار کہاں جا کر رکے گی دستور اسلامی ضرور قائم کرنے کی کوشش کرو۔ لیکن یہ خوب سمجھ لو کہ [illegible] دستور کی کامیابی کی توقع ایک خواب پریشان سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔

ہمارے پیش نظر کام اتنا بڑا ہے۔ کہ دستور اور قانون کی بڑی بڑی جلدیں بھی کسی کام نہیں آسکتیں۔ جب تک قوم کے تمام نیک اور صالح افراد اپنے اپنے دائرہ میں نیکی اور اخلاق حسنہ کے پھیلانے اور اقدار اسلامی کو از سر نو زندہ کرنے کی کوشش میں مصروف نہ ہو جائیں گے۔ معاشرے کی حالت میں ہرگز کوئی خوشگوار تغیر پیدا نہ ہوگا۔ اور جب تک معاشرہ اپنے آپ کو نہ بدلے گا۔ کوئی بابرکت عہد شروع نہیں ہو سکتا۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم۔

(روزنامہ شہباز پشاور مورخہ ۲۶ اکتوبر ۵۲ء)

نادان ہے وہ شخص جو ایک نیکی میں فتور ڈال کر دوسری نیکی کرتا ہے

چندہ عام جس میں حصہ آمد بھی شامل ہوتا ہے. ایک لازمی اور ضروری چندہ ہے. اور سب سے مقدم ہے. کیونکہ اس کی بنیاد خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام نے رکھی. اور اس کی باقاعدگی کے متعلق حضور نے یہاں تک تاکید فرمائی کہ. "جو شخص تین ماہ تک چندہ ادا نہ کرے گا. اس کا نام سلسلۂ بیعت سے کاٹ دیا جائے گا. اور اس کے بعد کوئی متکبر اور لا پرواہ جو انصار میں داخل نہیں اس سلسلہ میں ہرگز نہیں رہ سکے گا."

(ملاحظہ ہو تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۵۰)

گویا تین ماہ تک چندہ نہ دینے والے کے متعلق. اس قدر انذار ہے کہ وہ سلسلۂ بیعت سے کٹ کر حصار احمدیت سے خارج ہو جاتا ہے چہ جائیکہ جو شخص اس سے زیادہ کئی ماہ یا سال ہا سال سے چندہ نہ دیتا ہو. ایسا شخص خود اپنے تاریک انجام کے متعلق قیاس کر سکتا ہے. کیونکہ خدا تعالیٰ کے دفتر میں سلسلۂ بیعت سے خارج ہو جانا کوئی معمولی سزا نہیں.

اس چندہ کی اہمیت کے متعلق. حضور علیہ السلام کے بعد آپ کے خلفاء بھی زور دیتے چلے آ رہے ہیں. چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک خطبہ میں فرمایا:-

"ہر وہ شخص جس کے ذمہ (فریضہ) چندوں میں سے کوئی نہ کوئی بقایا ہے. یا ہر وہ جماعت جس کے چندوں میں بقایے ہوں. وہ فوراً اپنے اپنے بقائے پورے کر دیں. اور آئندہ کے لئے چندوں کی ادائیگی میں باقاعدگی کا نمونہ دکھلائیں. جو جماعتیں بھی اس حکم کے مطابق اپنے اپنے بقایوں کو ادا کرتے ہوئے. فریضہ چندوں میں باقاعدگی اختیار کریں گی. میں سمجھوں گا. کہ انہوں نے اپنے اقرار کو پورا کیا اور آئندہ کی جدو جہد میں ان پر اعتماد کیا جا سکتا ہے."

جلسہ سالانہ ۱۹۵۲ء پر بھی حضور نے اپنی تقریر میں جماعت کو مخاطب کرتے فرمایا.

"تحریک جدید کو ہم کتنی ہی ضروری چیز قرار دیں. یہ لازمی بات ہے کہ اگر اس تحریک کا اثر پہلے کاموں کے خلاف پڑے. تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا. اور اگر ہم ہر دفتر پر دوالا کام کریں. تو سلسلہ کو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچاتے رہیں گے (اس موقعہ پر ایک مرد لعزتی کی مثال بھی بیان فرمائی) تحریک جدید میں صرف انہی لوگوں کا چندہ لیا جائے گا. جو اپنے لازمی چندوں کے بقائے ادا کر دیں گے".

اگرچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لازمی چندوں کی اہمیت بالصراحت فرمائی ہے. لیکن اس وقت صرف انہی حوالہ جات پر اکتفا کرتے ہوئے احباب اور عہدہ داران جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے. کہ وہ اپنی اپنی جگہ پر غور کریں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ان واضح ہدایات کی موجودگی میں. کوئی شخص ان لازمی چندوں کو نظر انداز تو نہیں کر رہا. چندہ عام اور حصہ آمد ایک لازمی اور ضروری چندہ ہے. اور سب سے اہم اور مقدم ہے. ممکن ہے کہ بیک وقت متعدد تحریکات کی وجہ سے. ان تحریکات میں حصہ لینے کیلئے کوئی شخص لازمی چندوں میں تساہل اختیار کرے. اس لئے مناسب خیال کیا گیا ہے کہ احباب اور عہدہ داران جماعت کو آگاہ کر دیا جائے کہ دیگر تحریکات کی بناء پر لازمی چندوں میں قطعاً ضعف نہ آنے دیں.

اگر کوئی شخص دیگر تحریکات کی بناء پر ان چندوں میں سستی یا کوتاہی کرے گا. تو وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک مورد الزام ہوگا.

ایسے شخص کی مثال تو ایسی ہی ہوگی. کہ وہ فرض نماز کو ترک کر کے کثرت نوافل میں مشغول ہو جائے. اور سمجھ لے کہ نوافل کے ذریعہ بھی تو خدا تعالیٰ کو ہی یاد کیا جاتا ہے. اور اسی کی عبادت کی جاتی ہے. یا اسی طرح رمضان کے روزے تو نہ رکھے اور نفلی روزوں پر زور دینا شروع کر دے ایسے زاہد اور عابد کے اس قسم کے اعمال و عبادات ہرگز خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کے تقرب کا موجب نہیں ہو سکتے ہاں فریضہ اعمال اور عبادات بجا لانے کے بعد نوافل یقینی طور پر ترقی درجات اور تقرب الی اللہ کا موجب ہو سکتے ہیں. اور یہ حقیقت ہے. کہ جس طرح فرائض کے تارک کو نوافل کچھ فائدہ نہیں دے سکتے. اسی طرح فرائض کے ساتھ نوافل ادا کئے بغیر ترقی درجات اور تقرب الی اللہ نہیں ہو سکتا.

پس جہاں لازمی چندوں کی باقاعدگی کی طرف توجہ کرنا ضروری ہے. وہاں دیگر تحریکات میں حصہ لینا بھی کم ضروری نہیں ہے. کیونکہ حالات پیش آمدہ اس امر کے متقاضی ہیں. کہ مالی قربانی زیادہ سے زیادہ کی جائے لیکن ان میں حصہ لینے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ اصول کو نظر انداز نہ ہونے دیا جائے ورنہ یہ سمجھ لیا جائے کہ ایک نیکی کی خاطر دوسری نیکی کو چھوڑنا خدا تعالیٰ کو ہرگز پسند نہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام فرماتے ہیں:-

"بہت نادان وہ شخص ہے. کہ اگر کوئی نیکی کرتا ہے تو اس طرح پر کہ ایک نیکی میں فتور ڈال کر دوسری نیکی بجا لاتا ہے. وہ خدا کے نزدیک کچھ چیز نہیں."

(تبلیغ رسالت جلد ۱۰ صفحہ ۵۶)

پس احباب اور عہدہ داران جماعت کو چاہیئے. کہ اپنی اپنی جگہ اپنی ذات اور جماعت کا محاسبہ کریں. کہ لازمی چندوں میں کوئی کوتاہی تو نہیں ہو رہی اگر ہو رہی ہو تو اس کا فوراً تدارک کیا جائے. تا ایسا نہ ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام. اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے صریح احکام کی نافرمانی کرتے ہوئے بجائے ثواب کے. خدا تعالیٰ کی ناراضگی کو اپنے اوپر لے لیں.

(نظارت بیت المال ربوہ)

احباب یاد رکھیں

"ہمیں یہ نہیں دیکھنا پڑے گا. کہ ہمارے حالات کیا ہیں. اور ہم پر کس قدر بوجھ پڑے ہوئے ہیں. بلکہ ہمیں آخر دم تک دین کی خدمت کے لئے اپنی ہر چیز کو قربان کرنے کے لئے تیار رہنا پڑے گا."

تحریک جدید کے سال رواں کا آخری مہینہ نومبر ہے. کیا آپ نے اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کر لیا؟ (وکیل المال ربوہ)

تنظیم انصار اللہ کی غرض

مکرم قائد صاحب انصار اللہ مرکزیہ تحریر فرماتے ہیں:-

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت جماعت کے وہ احباب جو چالیس سال کی عمر کے اوپر کے ہیں. کے لئے مجلس انصار اللہ قائم کی گئی ہے. اس تنظیم کی غرض یہ بھی ہے. کہ انصار اللہ کے ممبران نیکی اور تقویٰ اور نماز باجماعت اور اسلامی اخلاق میں اعلیٰ نمونہ قائم کریں. اور خدام کے پیشرو ہونے کی وجہ سے ہر معاملہ میں ان کے لئے راہنما بنیں. اور اس طرح اصلاح نفس اور اصلاح قوم کا موجب ہوں. قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے. ان تنصروا اللہ ینصرکم و یثبت اقدامکم (سورہ محمدؐ) کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کرو گے. تو اللہ تمہاری مدد کرے گا. پس اس مختصر نوٹ کے ذریعہ مجالس انصار اللہ کو توجہ دلائی جاتی ہے. کہ وہ انصار اللہ کی تنظیم کی غرض کو سمجھیں. اور اس کے مطابق عمل کریں. اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے علاوہ اس کی نصرت کے مورد بنیں.

احمدی خواتین کا رسالہ — مصباح

(۱) اس میں حضرت المصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا درس قرآن شامل ہوتا ہے.
(۲) اس میں سلسلہ کے جید علماء اور پڑھی لکھی بہنوں کے مضامین شامل ہوتے ہیں.
(۳) ہر عورت کے متعلق اسلامی احکام کو واضح کیا جاتا ہے.
(۴) مذہبی معاشرتی اور تمدنی معلومات پیش کی جاتی ہیں. جن سے موجودہ مسموم فضا میں ہر احمدی بہن کو آگاہ ہونا ضروری ہے. پس آپ اس کی خریداری میں تعاون فرمائیں. خود خریدار بنیں. اور دوسروں کو خریدار بنائیں.

(مینیجر مصباح)

پتہ مطلوب ہے

(۱) محمد صادق صاحب ولد کرم دین صاحب ساکن ڈینگروٹ کوٹلی ضلع جموں. (۲) مولوی عبد الحق صاحب مبلغ سابق مبلغ افریقہ. اگر کسی دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہے تو نظارت ہذا کو مطلع فرما کر عند اللہ ماجور ہوں.

(۳) مولوی فضل الرحمٰن صاحب ابن مولوی فضل الٰہی صاحب بھیروی کے موجودہ پتہ کی ضرورت ہے. کسی دوست کو معلوم ہو تو نظارت ہذا کو اطلاع دیکر عند اللہ ماجور ہوں. (نظارت امور عامہ سلسلہ احمدیہ ربوہ)

کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

روحانی خزانہ

آپ کے قومی ادارہ بکڈپو تالیف و تصنیف نے ہزارہا روپیہ خرچ کرکے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب طبع کرائی ہیں۔ باوجودیکہ اس وقت کاغذ بہت گراں ہو چکا ہے۔ ہم نے ان کتب کی پہلی قیمتیں ہی رکھی ہیں احباب جماعت کا فرض ہے کہ وہ ان مقدس کتب کو خرید کر ان کا بار بار مطالعہ کریں حقیقۃ الوحی۔ چشمۂ معرفت۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم توضیح مرام۔ فتح اسلام۔ مسیح ہندوستان میں۔ کشتی نوح۔ تجلیات الٰہیہ۔ اربعین۔ ازالہ اوہام۔ آئینہ کمالات اسلام۔ سبز اشتہار یہ سب کتب موجود ہیں۔ ان کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی رقم فرمودہ تفسیر کبیر جلد اوّل اور جلد ششم۔ دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی اور اسلام اور ملکیت اراضی بھی اس صیغہ سے طلب فرمائیں۔ (انچارج تالیف و تصنیف ربوہ)

کراچی کے حلقہ شرقی کے لئے اطلاع

جماعت احمدیہ حلقہ شرقی کا ماہانہ اجلاس مورخہ ۳۱ر اخاء (اکتوبر) ۱۳۳۲ہش ۱۹۵۳ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب بمکان میاں عبد الحق صاحب امیر پریذیڈنٹ حلقہ نمبر ۲۰/۱ نیپیئر بیرکس ہونا قرار پایا ہے۔ مقام احباب مغرب کی نماز مقام اجلاس پر ادا فرمائیں۔

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ حلقہ شرقی کراچی)

پتہ مطلوب ہے

ماسٹر حسن محمد صاحب تاج کا پتہ مطلوب ہے۔ اگر کسی دوست کو علم ہو۔ تو فوراً مطلع فرما کر عند اللہ ماجور ہوں (ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ضروری اعلان

ایسے احمدی احباب جو کہیں باقاعدہ قائم شدہ جماعت سے متعلق نہیں ہیں۔ یا کوئی ایسی جماعت ان کے قریب نہیں ہے۔ کہ اپنا چندہ باقاعدگی و پابندی کے ساتھ اس میں ادا فرما سکیں۔ تو انہیں چاہیئے کہ اپنا نام و پتہ مرکز میں بھجوا کر نظارت بیت المال میں اپنا الگ انفرادی کھاتہ کھلوا لیں۔ اور اپنے ہر قسم کے چندوں کی رقوم براہ راست مرکز میں بھجواتے رہیں۔ جن احباب کو ایسے افراد کا علم ہو۔ براہ مہربانی اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ (نظارت بیت المال ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میری طبیعت عرصہ سے خراب ہے۔ اور چند مشکلات بھی درپیش ہیں۔ دوست میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے۔ دیم ... صادق پریونیٹ انسپکٹر سٹیم پاکستان ایمپلائز سوسائٹی لمیٹڈ کراچی (۲) میرا بھتیجا حافظ ... ٹائیفائیڈ سے بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ ... رشید محمد ننکانہ صاحب پنجاب (۳) میرا لڑکا محمد صدیق بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (غلام رسول کھیلی ... سندھ)

دستور ساز اسمبلی نے مملکت پاکستان کیلئے مزید گیارہ ہدایتی اصول منظور کر لئے

کراچی ۲۹ر اکتوبر۔ پاکستان دستور ساز اسمبلی نے جو ملک کے آئندہ آئین پر غور کر رہی ہے کل اپنے دو گھنٹہ کے اجلاس میں مملکت کی پالیسی کے گیارہ اور ہدایتی اصول منظور کر لئے۔ اب تک اسمبلی نے تیرہ ہدایتی اصول منظور کئے ہیں۔ ان میں سے متعدد اصول بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی سفارشات میں ترمیم کے بعد منظور کئے ہیں۔ کل شام تک اسمبلی نے مملکت کے حسب ذیل ہدایتی اصول منظور کر لئے ہیں۔ (۱) مملکت اپنی تمام پالیسیوں اور سرگرمیوں میں قرارداد مقاصد کے اصولوں پر عمل کرے گی (۲) سرکاری طور پر مسلمانوں کو اپنی اجتماعی و انفرادی زندگی قرآن و سنت کے مطابق ڈھالنے کے مواقع فراہم کئے جائیں گے (ب) ان کو بتایا جائے گا کہ قرآن و سنت کے مطابق ان کی زندگی کا کیا مقصد ہے۔

اور ان کو قرآن کی لازمی طور پر تعلیم دی جائے گی (ج) شراب نوشی جوئے، عصمت فروشی کی مخالفت کی جائے گی۔ اور جس وقت اور جیسا بھی ممکن ہو "ربا" کو ختم کیا جائے گا (د) اسلامی معیار اخلاق پیدا کیا جائے گا (س) زکوٰۃ۔ وقف اور مساجد کا مناسب انتظام کیا جائے گا۔ (۳) موجودہ قوانین کو اسلامی اصولوں کے مطابق بنانے کے لئے مناسب اقدام کئے جائیں گے۔ اور قرآن و سنت کے ان احکام کو جو قانونی شکل اختیار کر سکتے ہیں۔ قانونی شکل دی جائے گی۔ لیکن ایسا کرتے وقت قرآن و سنت کے ہدایات کے بموجب غیر مسلموں کے ذاتی قوانین کا لحاظ رکھا جائے گا (۴) مملکت بلا لحاظ مذہب و نسل ان تمام پاکستانی شہریوں کے لئے جو بیروزگاری، علالت، محتاجی یا کسی اور وجہ سے اپنی روزی نہیں کما سکتے۔ ان کی بنیادی ضروریات مثلاً کپڑا مکان، تعلیم اور طبی امداد مہیا کرنے کی کوشش کرے گی (۵) مملکت کی معاشی پالیسی اس طرح بنائی جائے گی کہ بلا لحاظ مذہب رنگ و نسل تمام عوام کی بہبودی کا خیال رکھا جائے

(ا) عوام کا معیار زندگی بلند ہو۔ (ب) چند افراد کے پاس دولت اور ذرائع دولت جمع نہ ہونے پائیں (ج) مزدوروں و کسانوں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے۔ اور ان میں سے کسی کو ناجائز فائدہ اٹھانے کا موقع نہ ملے (۶) حکومت ملک سے جہالت کو جلد از جلد دور کرنے کی کوشش کرے گی۔ اور پندرہ سال کے اندر اندر مملکت میں لازمی مفت پرائمری تعلیم کا انتظام کرے گی (۷) پاکستان کے مختلف علاقوں کے لوگوں کو جلد از جلد تعلیم و تربیت کے ذریعہ ہر قسم کی قومی سرگرمیوں اور فوجی و سرکاری ملازمتوں میں حصہ لینے کے قابل بنانے کی کوشش کی جائے گی (۸) مملکت کوشش کرے گی کہ پاکستان کے مسلمانوں میں علاقائی، قبائلی، نسلی، صوبائی یا دیگر عصبیتیں نہ پھیل جائیں۔ اور ان میں ملت کے بنیادی اتحاد اور استحکام کا جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کرے گی۔ نیز پاکستان کے نظریہ اور اس کے مشن کو ان کے ذہنوں میں اجاگر کرے گی۔ (۹) مملکت مسلم ممالک سے اتحاد کے رشتے مضبوط کرے گی۔ اور دنیا کے عوام میں امن و خیر سگالی بڑھائے گی۔ (۱۰) عدلیہ کو تین سال کے اندر اندر انتظامیہ سے علیحدہ کرنے کی کوشش کی جائے گی (۱۱) پاکستان کے تمام غیر مسلموں کے جائز حقوق کی اور مفادات کی حفاظت کرے گی (۱۲) مملکت اس بات کی کوشش کرے گی کہ نوجوانوں بچوں اور عورتوں سے ان کی عمر اور صنف سے بڑھ کر کام نہ لیا جائے۔ (۱۳) حکومت تمام سرکاری و نیم سرکاری ملازمین کے سماجی تحفظ کی کوشش کرے گی۔ اور لازمی سوشل انشورنس و دیگر اقدام سے اس مقصد کو پورا کرے گی۔

حکومت مشرقی بنگال کا جاری کردہ قرضہ

کراچی ۲۸ر اکتوبر۔ سٹیٹ بنک آف پاکستان نے اعلان کیا ہے کہ حکومت مشرقی بنگال کے جاری کردہ قرضہ میں جو رقوم جمع کی گئی ہیں۔ ان کے متعلق تمام دفتروں سے اطلاعات موصول ہو گئی ہیں۔ اور ان سے معلوم ہوا ہے کہ اس قرضہ میں جمع شدہ رقوم کی مقدار ۳۲۴۱۲۷۰۰/۰ روپے تک پہنچ گئی ہے۔ واضح رہے کہ مذکورہ قرضہ کے لئے ۳ کروڑ روپیہ کی حد مقرر کی گئی تھی۔

پاکستان کی جانب سے ترکی کو تہنیتی پیغام

کراچی ۲۸ر اکتوبر۔ میاں عبد الرشید قائم مقام گورنر جنرل نے ہز ایکسیلینسی جلال بایار صدر جمہوریہ ترکی کے نام حسب ذیل پیغام تہنیت روانہ کیا ہے۔ "... جمہوریہ ترکی کی سالگرہ کے موقع پر میں اور حکومت و باشندگان پاکستان یور ایکسیلینسی حکومت و باشندگان جمہوریہ ترکی کی خدمت میں پُرخلوص تہنیت پیش کرتے ہیں۔

جالندھر ۲۸ر اکتوبر۔ بھارت کے وزیر داخلہ ڈاکٹر کے این کاٹجو نے بتایا کہ بھارت سرکار دیگر اچھوتوں کو دی ہوئی رعائتیں سکھ اچھوتوں کو بھی دینے پر غور کر رہی ہے۔ پنجابی صوبہ کے علاوہ اکالیوں کا ایک مطالبہ یہ بھی تھا۔